مسلمان، دہشت گردی اور امریکہ

از: رضاء الرحمٰن عاکف، سنبھلی

یہ تاریخ کی ایک تلخ سچائی ہے کہ مسلمانوں کو دنیا کی ہر قوم نے ہی ظلم و تشدد کا نشانا بنایا ہے۔ اور یورپ و امریکہ تو اس طرح کی سرگرمیوں میں پیش پیش رہے ہیں۔ انھوں نے نہ صرف اسلام کو بدنام کرنے کی سازشیں ہی کیں بلکہ مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ انھوں نے مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے لئے دیرینہ اختلافات کو بھلا کر متحدہ محاذ بنانے کے بعد مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ اسلام سے پہلے یہود و نصاریٰ باہم ایک دوسرے کے سخت ترین دشمن رہے ہیں مگر ظہور اسلام کے بعد ہی یہ دونوں ازلی دشمن اسلام کی رقابت میں باہم شیر و شکر ہوگئے۔ اور اپنے دیرینہ اختلافات بھلا کر مسلمانوں کو زیر کرنے کے ارادے سے ایک دوسرے کے معاون بن گئے۔ جبکہ اصولی طور پر نصاریٰ کو یہودیوں کا سخت مخالف ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ عیسائی مذہب کی روایات کے مطابق ان ظالموں نے نہ صرف ان کے پیغمبر عیسیٰ علیہ اسلام کو تکلیفیں پہونچائیں بلکہ یہ ظالم ان کی جان کے درپے ہوگئے تھے۔ مگر برا ہوا ن لوگوں کی اندھی دشمنی کا کہ مسلمانوں سے خود ساختہ دشمنی کے نام پر اپنے ازلی دشمن سے دوستی کا ہاتھ ملا بیٹھے۔

تاریخی اعتبار سے جب ہم دنیا پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں دنیا کی ہر ایک تحریک ہی اسلام و مسلمانوں کے خلاف کام کرتی نظر آتی ہے۔ اس سلسلے میں خواہ یورپ کی صلیبی تحریک ہو یا روس کی کمیونسٹ تنظیم —— ہندوستان کی شدت پسند ہندو جماعتیں ہوں یا یورپ کی مادّی تحریکیں —— بنیادی اعتبار سے سبھی کے مقاصد یکساں نظر آتے ہیں۔ جس کے تحت انھوں نے اپنا مشن یہ بنالیا ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو سیاسی و اقتصادی طور پر کمزور کردیا جائے۔ روس کی کمیونسٹ تحریک

بظاہر زار شاہی اور یورپی سامراج کے خلاف عمل میں آئی تھی مگر اشتراکی انقلاب کی کامیابی کے بعد ان ممالک میں اسلام و مسلمانوں کے خلاف جو رویہ اپنایا گیا اور وہاں جس طرح مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی وہ تاریخ کا ایک ناقابل فراموش المیہ ہے —— اسی طرح یورپ نے مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے لئے گھناؤنی سازشیں کیں اور اپنے ناپاک عزائم کے تحت ایک دوسرے کا حریف بنا کر انھیں باہم دست و گریباں کر دیا —— کون نہیں جانتا کہ ماضی قریب میں ہی کس طرح ایران کے اندر اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد وہاں عدم استحکام پھیلانے کے ارادے سے عراق کے ذریعہ اس پر حملہ کرادیا گیا۔ پھر جب عراق علاقے کی طاقت بن کر ابھرنے لگا تو اسے کمزور کرنے کے لئے پہلے صدام سے کویت پر حملہ کرایا گیا اور پھر اس کے اس عمل کو بہانہ بنا کر امریکہ ہی عراق پر دھاوا بول دیا۔ اس طرح امریکہ نے پہلے تو افغانستان کے اندر طالبان کو مضبوط کر کے ان کو اقتدار تک پہونچایا۔ مگر جب امریکی مفاد کو طالبان سے خطرہ محسوس ہوا تو انھوں نے طالبان کو ہی سبق سکھانے کی ٹھان لی اور پھر ۱۱ر ستمبر کو امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پنٹاگن پر ہوئے حملوں کو بہانہ بنا کر بلا تحقیق افغانستان پر حملہ کر دیا۔ یہ سب مسلمانوں کے خلاف امریکہ کی جارحیت نہیں تو اور کیا ہے۔؟

ماضی میں اسلام دشمن طاقتوں نے جس طرح مسلمانوں کو ظلم و استبداد کا نشانا بنایا ہے وہ تو ایک تلخ داستان ہے ہی لیکن آج امریکہ جس طرح معصوم و بے گناہ مسلمانوں کے خون سے اپنے دامن کو داغدار کر رہا ہے یہ عالم انسانیت کے منہ پر بدنما داغ ہے۔ اور افسوس تو یہ ہے کہ اس سلسلے میں خود مسلمان اس کو بھرپور تعاون دے رہے ہیں۔ اور اپنے بھائیوں کو ان کی بے گناہی کی سزا دلانے کے لئے ظالم امریکہ کے شانے سے شانہ ملائے کھڑے ہیں۔ ایران ہو یا عراق صومالیہ ہو یا لیبیا۔ افغانستان ہو یا فلسطین۔ غرض کہ مسلم دنیا کا کون سا ایسا خطہ ہے جہاں امریکی جارحیت نظر نہ آئے۔ اور جہاں کی زمین مسلمانوں کے خون سے آلودہ نہ ہوئی ہو۔ ان تمام مظالم کے بعد بھی مسلمانوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں اور آج بھی یہ مسلمانوں کے قاتل امریکہ کو اپنا دوست کہتے ہیں —— یہاں میں ان لوگوں سے سوال کرنا چاہوں گا کہ اگر وقت کا یہ فرعون واقعی تمہارا دوست ہے تو اس نے کبھی تمہاری ہمدردی یا مفاد میں بھی قدم اٹھایا ہے یا نہیں ؟ —— کیا ان ظالموں نے صہیونیت اور اسرائیل کے مظالم سے تمہارے

معصوم فلسطینی بھائیوں کو نجات دلانے کی کوئی مؤثر کارروائی کی ہے؟ —— یا تمہارے ذریعہ صرف تمہارے ہی بھائیوں ہی کا خون بہایا گیا ہے؟ —— مگر افسوس! آج مسلمان اپنی آنکھیں نہیں کھولتا اور وہ یہ دیکھنے کی صعوبت برداشت کرنے کو تیار نہیں کہ فلسطین کے اندر آج ہر روز بھی کتنے بے گناہ مسلمان ظالم یہودیوں کے ہاتھ سے جام شہادت نوش کر رہے ہیں —— کتنے معصوم فلسطینی مسلمانوں کے مکانوں کو مسمار کیا جارہا ہے —— یہاں یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ امریکہ دن ورات انسداد دہشت گردی کا راگ الاپتا رہتا ہے اور دنیا سے دہشت گردی کے خاتمے کا دعویٰ کرتے کرتے جس کی زبان نہیں تھکتی۔ کیا اس نے اپنے پروردہ اسرائیل (جو اس عہد کا سب سے بڑا دہشت گرد ہے) کے خلاف بھی کبھی کوئی عملی قدم اٹھایا ہے؟ —— نہیں ایسا نہیں —— یہ ایسا کیوں کرے گا —— کیوں کہ وہاں تباہ و برباد ہونے والے مسلمان جو ہیں —— وہاں عیسائی یا یہودی نہیں مسلمان مارے جارہے ہیں —— انھیں کی املاک لٹ رہی ہے —— انھیں کے مکان مسمار ہو رہے ہیں۔ انہیں کی عزت پامال کی جارہی ہے —— یہ مسلمانوں کی مدد کیوں کریں —— بلکہ ان ظالموں کی تو دلی خواہش ہی یہی ہے کہ دنیا کا مسلمان تباہ و برباد ہوتا رہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ اسرائیل کچھ بھی کرے اس کو کھلی آزادی ہے —— نہ اس سے کوئی باز پرس کرتا ہے اور نہ ہی اسکے خلاف کوئی تادیبی کارروائی ہوتی ہے —— اور مسلمان جو اپنے حق آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں —— انہیں دہشت گرد کہا جاتا ہے —— انھیں مختلف قسم کی دھمکیاں دی جاتی ہیں —— ان کے ہمدرد ممالک کو ہراساں کیا جاتا ہے اور ان کے خلاف سخت تنبیہ کی جاتی ہے —— یہ اپنے وقت کا کتنا بڑا ظلم ہے کہ جن کی سرزمین غصب کی گئی۔ اس کی آزادی کے لئے لڑنے والے دہشت گرد، امن دشمن اور سزا کے لائق ہیں!! اور غاصبوں کو ان کے جرم کے باوجود نہ صرف نظر انداز کر دیا جائے بلکہ ان کی پشت پناہی اور حوصلہ افزائی بھی کی جائے۔ واہ رے انصاف! —— ظلم صرف یہیں تک ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کی تمام تحریکوں کو ہی دہشت گرد تنظیم قرار دے کر ان کے خلاف سخت کارروائیوں کی دھمکیاں دی جائیں —— ان سے منسلک افراد کو جیل کی آہنی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا جائے۔ اور انسداد دہشت گردی کا نام دے کر مسلم ممالک کو سبق سکھانے کی وارننگ دی جائے —— کیا دنیائے انصاف کی نظر میں اس قسم کی دھمکی

بذاتِ خود دہشت گردی نہیں ہے؟

یہ تمام واقعات ایسے ہیں جن سے اس عہد کا مسلمان نبرد آزما ہے۔اور آج تمام اسلام دشمن طاقتوں کے ذریعے ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت مسلمانوں کو بدنام، کمزور اور تباہ و برباد کرنے کے ارادے سے یہ سازش رچی گئی ہے —— کیا یہ بات دنیائے کے سامنے نہیں ہے کہ وقت کے سب سے بڑے ظالم اور ہلاکو و چنگیز کے نقشِ قدم پر چلنے والے امریکہ نے عراق و افغانستان کے عوام پر کس قدر مظالم ڈھائے ہیں۔اور آج بھی عراق، ایران، صومالیہ اور دیگر اسلامی ممالک کو دھمکیاں دے رہا ہے —— کیا اس وقت دنیا کے اندر حق و انصاف کی بات کہنے والا کوئی نہیں؟ —— کیا اس وقت امریکہ سے کوئی یہ سوال کرنے کی ہمت کر سکتا ہے کہ جس وقت سرب عیسائیوں کے ذریعے بوسنیا کی بیگناہ عورتوں کے دامن عصمت کو چاک کیا جا رہا تھا۔ وہاں کے بچوں کو ذبح کیا جا رہا تھا۔اس وقت انسانی ہمدردی کا جذبہ تمہارے اندر کیوں نہیں پیدا ہوا؟ —— اور ایک طویل عرصے سے لیکر آج تک اسرائیل معصوم فلسطینیوں کو اپنی بربریت کا نشانہ بنا رہا ہے۔ تو اس سلسلے میں تم نے چشم پوشی کیوں اختیار کر رکھی ہے؟ —— یہاں میں امریکہ اور اس کے ہمدردوں سے بانگ دُہل کہنا چاہتا ہوں۔اے انسانی ہمدردی کا دُہرا معیار برتنے والو! —— تم مسلمانوں کو تو بے بنیاد باتوں پر اپنی جارحیت کا نشانہ بناتے ہو۔ اور اصلی مجرم اور انسانیت کے دشمنوں کو نظر انداز کرتے رہتے ہو۔اگر تم واقعی امن و آشتی کے دلدادہ ہو اور دنیا سے دہشت گردی اور تباہی کا خاتمہ کرنے میں سنجیدہ و مخلص ہو تو تمہیں چاہئے پہلے اسرائیل کو لگام دو اور طاقت کے زور پر اسے مجبور کرو کہ وہ مسلمان فلسطینیوں کے وطن عزیز سے اپنا غاصبانہ قبضہ ختم کرے۔اگر امریکہ واقعی انصاف کا علمبردار اور مظلوموں کا ہمدرد ہے تو اسے چاہئے کہ دنیا میں جہاں بھی مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے تو ان کے ساتھ بھی اظہار ہمدردی کرے اور عملی طور پر ان کی مدد کرنے کیلئے موثر قدم بھی اٹھائے —— اور اگر امریکہ ایسا نہیں کرتا تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ اس کی تمام صلاحیت و طاقت دہشت گردی کے خاتمے کیلئے نہیں بلکہ بے گناہ معصوم مسلمانوں پر قہر ڈھانے کیلئے ہے۔

☆☆☆☆☆